بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ
بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۷ رمضان ۱۳۹۱ھ ، ۲۸ اخاء ۱۳۵۰ ہش ، ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۴۸

142

اخبار احمدیہ

ربوہ:۔ ۲۷ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۶ اخاء کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور ہر لحظہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد مبارک ربوہ میں یکم رمضان المبارک سے درس القرآن کا جو مبارک دور شروع ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے۔ ۳ رمضان تک محترم ابو المنیر مولانا نور الحق صاحب نے درس دیا ہے۔ اب محترم جناب مولانا ابو العطاء صاحب درس دے رہے ہیں۔ درس کے وقت تمام مقامی دفاتر اور تعلیمی ادارے بند ہوتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ مقامی احباب اس میں شامل ہو سکیں۔ بر عایت پردہ خواتین بھی اس سے مستفید ہوتی ہیں۔

مکرم ملک سلیم احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ ابن محترم مولانا ظہور حسین صاحب فاضل سابق مبلغ روس مزید اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے گذشتہ دنوں امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں اپنے مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام پر طوفان آرہے ہیں مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے تمام حملوں سے بچائیگا

راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اسلام کی حفاظت اور ترقی کے لئے دعائیں کرو

وہ شخص بڑا ہی مبارک ہے جس کا دل پاک ہو اور وہ خدا کی عظمت کے اظہار کا خواہاں ہو

"ہماری جماعت کا بہت بڑا حصہ غرباء کا ہی لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہی کہ باوجودیکہ غرباء کی جماعت ہے تاہم میں دیکھتا ہوں ان میں صدق ہے اور ہمدردی ہے اور وہ اسلام کی ضروریات کو سمجھ کر حتی المقدور اس کیلئے خرچ کرنے سے فرق نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ساتھ ہو تو کام بنتا ہے اور ہم اس کے فضل کے ہی اُمیدوار ہیں۔ جس طرح پر ایک طوفان قریب آتا ہو تو انسان کو فکر ہوتا ہے کہ یہ طوفان تباہ کر دیگا اسی طرح پر اسلام پر طوفان آرہے ہیں۔ مخالف ہر وقت ان کوششوں میں لگے ہوئے ہیں کہ اسلام تباہ ہو جاوے۔ لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان تمام حملوں سے بچائے گا اور وہ اس طوفان میں اس کا بیڑا سلامتی سے کنارہ پر پہنچا دیگا۔ انبیاء علیہم السلام کے حالات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ جب انکو مشکلات نظر آتی تھیں تو بجز اسکے اور کوئی صورت نہ ہوتی تھی کہ وہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعائیں کرتے تھے۔ قوم تو صُمٌّ بُکْمٌ ہوتی ہے وہ اُن کی باتیں سنتی نہیں بلکہ تنگ کرتی اور دکھ دیتی ہی۔ اسوقت راتوں کی دعائیں ہی کام کیا کرتی تھیں۔ اب بھی یہی صورت ہے۔ اسلام ضعف کی حالت میں ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ اسکی بحالی کے لئے پوری کوشش کی جائے۔ .....

وہ شخص بڑا ہی مبارک اور خوش قسمت ہے جس کا دل پاک ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہاں ہو کیونکہ اللہ اُسے دوسروں پر مقدم کر لیتا ہے۔ .....

یہ خوب یاد رکھو کہ کبھی رُوحانیت صعود نہیں کرتی جبتک پاک دل نہ ہو۔ جب دل میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہی تو اسمیں ترقی کیلئے ایک خاص طاقت اور قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اسکے لئے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور وہ ترقی کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۵۷، ۱۵۸)

نصرت جہاں ریزروفنڈ

ایک نہایت ضروری وضاحت

نصرت جہاں ریزروفنڈ کے وعدوں کی ادائیگی کے طریق کے متعلق بعض احباب اور جماعتوں کو غلط فہمی تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور معاملہ پیش ہونے پر حضور نے ازراہِ کرم احباب کی سہولت کے پیشِ نظر ادائیگی کا اب یہ طریق منظور فرما لیا ہے۔ احباب اسے ذہن نشین کر لیں:۔

(الف) وعدوں کا چالیس فیصد ۳۰ نبوت ۱۳۴۹ ہش / نومبر ۱۹۷۰ء تک ادا کرنا تھا۔ اگر کسی دوست نے یہ حصہ اب تک ادا نہیں کیا ہے۔ تو اب فوری ادائیگی کر دیں۔

(ب) وعدوں کا بیس فیصد ۳۰ نبوت ۱۳۵۰ ہش / نومبر ۱۹۷۱ء تک ادا ہو جائے۔

(ج) وعدوں کا مزید بیس فیصد ۳۰ نبوت ۱۳۵۱ ہش / نومبر ۱۹۷۲ء تک ادا ہو جانا چاہیئے۔

(د) بقایا بیس فیصد ۳۰ نبوت ۱۳۵۲ ہش / نومبر ۱۹۷۳ء تک ادا ہو کر سو فیصدی ادائیگی ہو جائے گی۔

یہ بات یاد رکھی جائے کہ یہ مہلت اُن احباب کے لئے ہے جو اپنی مجبوریوں کی وجہ سے فوری سو فیصدی ادائیگی نہ کر سکتے ہوں۔ ورنہ وعدے جس قدر جلد پورے ہو جائیں بہتر ہے

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۸ اخاء ۱۳۵۰ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نزولِ قرآن کی سالگرہ اور اسکی ایک عظیم الشان برکت

قرآن مجید علوم و معارف کا سرچشمہ ہے لیکن ان علوم و معارف تک پہنچنے کے لئے تقوےٰ ایک ضروری شرط ہے۔ جب تک انسان صحیح معنوں میں متقی نہ بنے اور تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم نہ مارے قرآنی علوم و معارف اس پر منکشف نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے قرآن مجید کو ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ کہا گیا ہے اور اسی حقیقت کی طرف لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ کی آیت اشارہ کر رہی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقویٰ کو علوم قرآنی کی کنجی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"علوم آسمانی اور اسرارِ قرآنی کی واقفیت کے لئے تقویٰ پہلی شرط ہے۔ اس میں توبۃ النصوح کی ضرورت ہے۔ جب تک انسان پوری فروتنی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے احکام کو نہ اٹھالے اور اُس کے جلال اور جبروت سے لرزاں ہو کر نیاز مندی کے ساتھ رجوع نہ کرے قرآنی علوم کا دروازہ نہیں کھل سکتا اور رُوح کے اُن خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا جس کو پا کر روح میں ایک لذّت اور تسلّی پیدا ہوتی ہے۔ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اس کے علوم خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ پس اس کے لئے تقویٰ بطور نردبان کے ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۲۶)

علوم و اسرارِ قرآنی تک رسائی سے متعلق تقویٰ کی اس بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر جب ہم اس امر پر غور کرتے ہیں کہ رمضان کے بابرکت مہینہ اور اس کی جملہ مخصوص عبادات کو نزولِ قرآن کی سالگرہ کے طور پر مقرر کیا گیا ہے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اس ماہِ مبارک اور اسکی جملہ مخصوص عبادات کی ایک بنیادی غرض یہ ہے کہ مومنوں کو تقویٰ کے وصف سے متصف کیا جائے جیسا کہ روزوں کی فرضیت کے ذکر کے مطابق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم تقویٰ کے وصف سے متصف ہو جاؤ۔ اور تقویٰ علوم و اسرارِ قرآنی کی واقفیت کے لئے پہلی شرط کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو رمضان کی ایک بنیادی غرض یہ ہے کہ مومنوں کو تقویٰ کی صفت سے متصف کر کے ان میں علوم و اسرارِ قرآنی حاصل کرنے کی اہلیت پیدا کی جائے۔ سو رمضان کی ایک عظیم الشان برکت یہ ہے کہ اگر ہم روزوں اور اس کی جملہ عبادات کو پورے تعہد کے ساتھ بجا لائیں تو ہم تقویٰ کے وصف سے متصف ہو کر اس قابل بن سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر علوم آسمانی اور اسرارِ قرآنی کا دروازہ کھول دے۔

پس ضروری ہے کہ ہم رمضان کے مبارک مہینے کو جس میں سے آجکل ہم گزر رہے ہیں اور اسکی جملہ عبادات کو پوری شرائط کے ساتھ اس طرح بجا لائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقویٰ کے وصف سے پوری طرح متصف ہو جائیں اور پھر قرآن مجید کے معانی و مطالب پر تدبّر سے کام لے کر اس کے علوم و معارف سے بہرہ ور ہوں۔ جب تک ہم رمضان کی اس عظیم الشان برکت سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھا کر قرآنی علوم و معارف سے آگاہی حاصل کرنے کی اہلیت اپنے اندر پیدا نہیں کرتے اُس وقت تک ہم نزولِ قرآن کی سالگرہ کی قدر و منزلت کو پہچاننے اور اس سے صحیح رنگ میں فائدہ اُٹھانے والے قرار نہیں پا سکتے۔

ان بابرکت ایام میں ہماری پوری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ہم رمضان کے روزوں اور اس کی جملہ دیگر عبادات کے نتیجہ میں تقوےٰ کے وصف سے اس طرح متصف ہوں کہ تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنا ہمارے لئے آسان ہو جائے اور اس کے ایک طیب و شیریں ثمر کے طور پر علوم آسمانی اور اسرار قرآنی کے دروازے ہم پر کھل جائیں اور ہم جوارِ رحمتِ ایزدی میں جگہ پا کر وصالِ ذاتِ ذوالجلال کا شیریں جام پینے کی سعادت سے بہرہ ور ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے فضل سے اسکی توفیق دے۔ وَمَا تَوْفِیْقُنَا اِلَّا بِاللہِ۔

اُونچی شان والے مکانوں کے ذی شان مکین

لوگ دنیا میں اپنی ظاہری شان و شوکت اور عزت و وجاہت کے اظہار کے لئے خوبصورت اور عالیشان عمارتیں بنواتے ہیں اور اپنے آرام کے لئے ان میں ہر قسم کی آسائشیں فراہم کرتے ہیں۔ پہلے زمانوں میں بھی عالیشان اور سربفلک عمارتیں تعمیر کرائی جاتی تھیں (جن میں کو بعض کے آثار آج تک موجود ہیں) اور اس زمانہ میں بھی دنیا کے ہر ملک میں آئے دن بڑی بڑی، خوبصورت اور پُرشکوہ عمارتیں تعمیر ہوتی رہتی ہیں۔ اور الّا ماشاء اللہ مقصد اِن سے اپنی امارت اور شان و شوکت کا اظہار ہی ہوتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے بھی قرآن مجید میں بعض اونچی شان والے گھروں اور ان میں رہائش رکھنے والے ذی شان لوگوں کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہم ان کی شان کو اور بھی اونچا اور دوبالا کریں گے۔ لیکن اس نے اُن گھروں اور ان میں رہنے والوں کی شان کو ان کی امارت اور دنیوی وجاہت کے ساتھ وابستہ نہیں ٹھہرایا ہے۔ وہ کون سے عالیشان گھر ہیں اور ان میں رہنے والے ذی شان لوگ کون ہیں؟

اللہ تعالیٰ سورۃ النور میں فرماتا ہے کہ یہ عالیشان گھر جن کی شان کو ہم اور زیادہ اُونچا اور دوبالا کریں گے وہ ہیں جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور دن میں بھی اور شام کے اوقات میں بھی اس کی تسبیح اور تحمید و تمجید کی جاتی ہے۔ ان میں رہنے والے ذی شان لوگ وہ ہیں جن کو اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکوٰۃ کے دینے سے نہ تجارت اور نہ کوئی اور دنیوی لالچ غافل کرتا ہے۔ (النور آیات ۳۷ تا ۳۹)

پس اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مکانوں اور عمارتوں کی شان ان کے وسیع، خوبصورت اور سربفلک ہونے میں نہیں ہے اور نہ مکینوں کی شان کا اظہار ان کی امارت اور دنیوی آسائشوں کی بھرمار سے ہوتا ہے۔ مکانوں اور مکینوں کی شان کو دوبالا کرنیوالی ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے ان میں اللہ کے ذکر اور اُس کی تسبیح و تحمید کا بلند ہونا اور ان کا ہر آن ذکر الٰہی میں مصروف رہنے والے لوگوں سے آباد رہنا۔

اگر گھروں اور عمارتوں میں (خواہ ان میں سے بعض بڑی ہوں اور بعض چھوٹی، بعض خوبصورت ہوں اور بعض بھدّی) دن کو بھی اور رات کو بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر بلند ہوتا ہو اور وہ آباد ہی ایسے لوگوں سے ہوں جن کی زبانیں ہر آن ذکرِ الٰہی سے تر رہنے والی ہوں تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ایک ٹُوٹی پھُوٹی جھونپڑی یا کچّا اور خستہ مکان بھی اتنا ہی عالیشان ہے جتنی کہ ایک نہایت درجہ مضبوط، پختہ اور خوبصورت اور سربفلک عمارت۔ خواہ خوبصورت اور سربفلک عمارت ہو، یا ٹیڑھی دیواروں کا کچّا اور بے ہنگم مکان خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ اُس وقت ہی عالیشان شمار ہوگا، جب اُسکے مکین اللہ کا ذکر کرنے والے اس کی تسبیح و تحمید کرنے والے اور ذکرِ الٰہی سے اُس کو معمور رکھنے والے ہوں۔

پرانے زمانہ کی وہ سربفلک اور پُرشکوہ عمارتیں جو آثار قدیمہ کے طور پر آج بھی دُنیا میں بکثرت پائی جاتی ہیں اور مرورِ زمانہ کے باعث جو چمگادڑوں اور اُلّوؤں کا مسکن بنی ہوئی ہیں، اور جن میں بوم خانماں ویران دن رات شکووں کے دفتر باز کرتے رہتے ہیں اپنی اس حالت میں ظاہری شان و شوکت اور جاہ و جلال کے باوجود کس طرح عالیشان شمار ہو سکتی ہیں۔ یہی حال موجودہ زمانہ کی بظاہر عالیشان عمارتوں اور ان کے خدا کی یاد سے غافل مکینوں کا ہے۔

عمارتیں خواہ بڑی ہوں یا چھوٹی، خوبصورت ہوں یا بھدّی اُن کی شان کا دوبالا اور اُونچا ہونا صرف اور صرف اس امر سے وابستہ ہے کہ ان کے اندر یادِ خدا میں مصروف رہنے والے مکینوں کی بدولت صبح اور شام، دن کو بھی اور رات کو بھی ذکرِ الٰہی بلند ہوتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ اپنے مکان کو خواہ ظاہری اعتبار سے وہ حسب استطاعت خوشنما ہو یا بدنما اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عالیشان بنانے کی کوشش کرے۔ اگر ہم بحمد اللہ تعالیٰ اس میں کامیاب ہیں تو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ہماری اور ہمارے مکانوں کی شان کو اور زیادہ بلند کرے گا اور اگلے جہان میں ہمیں بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

143

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرتبہ:۔ ملک عبدالجلیل صاحب عشرت ایم اے۔ لاہور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

(سورۃ قلم)

یعنی اے رسول! تو نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔ پھر فرمایا:۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

(سورۃ الانبیاء)

کہ ہم نے تجھے دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے متعلق فرماتے ہیں:۔

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ

کہ میں اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی اپنے آقا و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرزند جلیل ہونے کی حیثیت میں دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پاک کے ہزاروں واقعات اس کے شاہد ہیں۔

اس وقت میں حضور کے اپنے دوستوں، دشمنوں اور خدام سے حسن سلوک شفقت علیٰ خلق اللہ۔ نرمی۔ عفو و درگذر۔ اکرام ضیف اور عیادت و تعزیت کے چند پیارے واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔ جن سے نہ صرف آپ کا منجانب اللہ ہونے کا ثبوت ملتا ہے بلکہ ہم سب کے لئے جو آپ کے دامن سے وابستہ ہیں وہ واقعات اسوۂ حسنہ کے طور پر قابل تقلید ہیں۔

اپنے خدام سے حسن سلوک اور عفو و درگذر

حضرت حافظ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ حضور کے پرانے خادم تھے اور سفر و حضر میں حضور کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کے متعلق حضور نے یہ قابل رشک الفاظ فرمائے تھے کہ حامد علی جیسا کہ اب دنیا میں میرے ساتھ ہے اسی طرح بہشت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔ ایک دفعہ حضور نے حافظ صاحب کو چند لفافے اور کارڈ دئے کہ ان کو ڈاک خانہ میں ڈال آئیں۔ حافظ صاحب مرحوم کا حافظہ کچھ ایسا ہی تھا وہ بھول گئے۔ کوئی ایک ہفتہ کے بعد حضرت مصلح موعود (جو اس وقت ہنوز بچہ ہی تھے) کچھ لفافے اور کارڈ لئے دوڑے ہوئے حضرت اقدس کے پاس آئے اور کہا کہ ابا ہم نے کوڑے کے ڈھیر سے یہ خط نکالے ہیں۔ حضور نے دیکھا تو وہی خطوط تھے جو آپ نے حضرت حافظ حامد علی صاحب کو ڈاک میں ڈالنے کے لئے ایک ہفتہ پیشتر دئے تھے۔ جن میں بعض رجسٹرڈ خطوط تھے اور حضور ان کے جوابات کا انتظار کر رہے تھے۔ حامد علی صاحب کو حضرت اقدس نے بلوایا کوئی باز پرس نہ کی۔ نہ غصہ کا اظہار صرف اتنا فرمایا کہ "حامد علی! انہیں نسیان بہت ہو گیا ہے ذرا فکر سے کام کیا کرو۔"

اسی طرح کا واقعہ حافظ غلام محی الدین صاحب کا لکھا ہے۔ حافظ صاحب حضور کے نام کے خطوط ڈاک خانہ سے لاتے تھے اور باہر بھیجے جانے والے خطوط کو ڈاک میں ڈالا کرتے تھے جب پنڈت لیکھرام کے قتل کے بعد حضور کے گھر کی تلاشی ہوئی تو پولیس نے حافظ صاحب کے حجرہ میں بھی کاغذات تلاش کرنے شروع کئے اس تلاشی میں کئی خطوط ایسے تھے جو حضور کے نام آئے ہوئے تھے اور کئی ایسے تھے جو حضور نے ڈاک میں ڈالنے کے لئے حافظ صاحب کو دئے ہوئے تھے کوئی اور ہوتا تو حافظ صاحب کو زجر و توبیخ کرتا اور انہیں اس خدمت سے علیحدہ کر دیتا۔ لیکن جب حضور نے وہ خطوط دیکھے تو ہنستے ہوئے حافظ صاحب سے پوچھا۔ حافظ جی! یہ خط رکھنے کے لئے تو نہیں دئے تھے اگر آج نہ دیکھے جاتے تو پتہ بھی نہ لگتا اور ہم سمجھتے رہتے کہ خط بھجوایا ہوا ہے اور ادھر دوسرے لوگ سمجھتے کہ ہم خط لکھ چکے ہیں۔ خیر جو ہو گیا۔ اچھا ہو گیا مصلحت الٰہی یہی ہوگی۔ حافظ صاحب شرمندہ تھے لیکن حضور نے اس سے زیادہ کچھ نہ کہا اور حافظ صاحب بدستور ڈاک کے کام پر مقرر رہے۔

آپ کے پرانے خادموں میں ایک محمد اکبر خان صاحب سنوری تھے۔ حضور کا قاعدہ تھا۔ کہ رات کو تصنیف کے کام کے لئے بہت سی موم بتیاں روشن کرا لیتے تھے۔ ایک دفعہ محمد اکبر خان صاحب کی لڑکی حضور کے کمرہ میں موم بتی جلا کر رکھ آئی۔ وہ بتی گر گئی اور حضور کے کئی مسودات ضائع ہو گئے۔ چند اور چیزوں کا بھی نقصان ہوا۔ گھر میں جب معلوم ہوا کہ لڑکی کی بے احتیاطی سے حضور کے قیمتی مسودات ضائع ہو گئے ہیں تو سب کو گھبراہٹ اور پریشانی ہوئی اور خصوصاً اکبر خان صاحب کی بیوی اور لڑکی کو۔ لیکن حضور کو جب علم ہوا تو فرمایا۔ خدا کا بہت ہی شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس سے زیادہ نقصان نہیں ہو گیا

ایک دفعہ حضور کے گھر سے ایک عورت نے کچھ چاول چرائے۔ اس کی اضطرابی کیفیت سے بھانپ لیا اور اسے پکڑ لیا۔ تلاشی پر اس کی بغل سے کوئی پندرہ سیر چاولوں کی گٹھڑی نکلی۔ اسے گھر والوں کی طرف سے ملامت کی جا رہی تھی کہ اتفاق سے حضور اس طرف آ نکلے۔ واقعہ معلوم ہونے پر فرمایا:۔

"محتاج ہے۔ کچھ تھوڑے سے دے دو اور فضیحت نہ کرو۔ خدا تعالیٰ کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو۔"

ایک دفعہ خان اکبر خان صاحب لالٹین لئے مسجد مبارک کی چھت پر لکڑی کی سیڑھی پر حضور کو رات کے وقت راستہ دکھا رہے تھے کہ لالٹین ان کے ہاتھ سے گر گئی۔ لکڑی پر تیل پڑا اور اوپر سے نیچے تک آگ لگ گئی۔ خان صاحب بہت شرمندہ اور پریشان ہوئے بعض لوگ بھی کچھ بولنے لگے۔ لیکن حضرت اقدس نے فرمایا:۔

"خیر ایسے واقعات ہو ہی جاتے ہیں مکان بچ گیا"

دشمنوں سے سلوک اور عفو و درگذر

ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے ۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اقدام قتل کا ایک خطرناک مقدمہ دائر کیا۔ عیسائیوں کے ساتھ بعض مسلمان کہلانے والے علماء بھی حضور کی مخالفت میں پیش پیش تھے اور پوری کوشش اور سازش کی گئی تھی کہ حضور کو اس مقدمہ میں مجرم قرار دیا جائے۔ یہ مقدمہ کچھ عرصہ چلتا رہا لیکن جھوٹا ہونے کی وجہ سے عدالت نے اسے خارج کر دیا اور حضور کو باعزت بری کر دیا۔ کپتان ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مقدمہ کا فیصلہ سنانے کے بعد حضور کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"کیا آپ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر کلارک پر مقدمہ چلائیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو آپ کا حق ہے۔"

خدا کے مسیح نے فرمایا:۔

"میں کوئی مقدمہ نہیں کرنا چاہتا میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے۔"

اسی مقدمہ میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی گواہ کی حیثیت سے حضور کے خلاف عدالت میں پیش ہوئے قانون کے مطابق حضور کو مولوی صاحب پر جرح کا موقعہ دیا گیا حضور کی طرف سے اس وقت مولوی فضل الدین صاحب وکیل تھے جو احمدی نہیں تھے۔ انہوں نے مولوی صاحب پر کچھ ایسے سوالات کرنا چاہے۔ جو مولوی صاحب کی عزت پر اثر انداز ہو سکتے تھے۔ جب حضرت صاحب کو علم ہوا تو حضور نے باصرار اور سختی سے انہیں روک دیا۔ فرمایا میں ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ میں ان کی عزت کو برباد نہیں کرنا چاہتا۔

یہ تھا حضور کا سلوک ایک ایسے دشمن سے جو حضور کو اقدام قتل میں پھنسانا چاہتا تھا حضرت اقدس کے چچا زاد بھائیوں میں سے مرزا امام الدین صاحب حضور سے سخت عداوت تھی۔ وہ ہر طریق سے حضور کو دکھ پہنچانے کی کوشش کرتے تھے چنانچہ انہوں نے مرزا نظام الدین صاحب وغیرہ کے ساتھ مل کر اس راستہ کو جو بازار اور مسجد مبارک کا تھا۔ ایک دیوار کے ذریعہ بند کر دیا۔ اس طرح حضور کے خدام پانچ وقت نماز کے لئے مسجد مبارک میں آنے سے روکے گئے۔ مسجد مبارک کو جانے کے لئے حضرت اقدس کے مکانات کا چکر کاٹنا پڑتا تھا اس طرح احباب کو بہت تکلیف ہوتی تھی۔ ان میں ضعیف اور معذور بھی تھے۔ حضور ان کی تکلیف کو بہت محسوس کرتے تھے۔ مگر کچھ چارہ نہ تھا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا دیں۔

آخر معاملہ عدالت میں لے جانا پڑا۔ عدالت نے فیصلہ کیا کہ دیوار بنانے والے خود دیوار کو ڈھائیں۔ ساتھ ہی عدالت نے جرمانہ اور خرچہ کی ڈگری فریق مخالف کے خلاف دے دی۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد جب ڈگری کی میعاد ختم ہونے کو تھی۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے ڈگری کا نوٹس مرزا نظام الدین صاحب کے نام جاری کر دیا اس وقت مرزا امام الدین صاحب فوت ہو چکے تھے۔ مرزا نظام الدین صاحب کو جب جرمانہ اور خرچہ کا نوٹس ملا تو انہوں نے حضرت اقدس کے نام ایک خط لکھا جس میں لکھا کہ آپ کی طرف سے اجرائے ڈگری کا نوٹس ملا ہے لیکن میری مالی حالت خراب ہے۔ آپ قانونی طور پر یہ رقم وصول کرنے کے حقدار ہیں اور ہم نے آپ کو بہت سی تکلیفیں بھی پہنچائی ہیں۔ لیکن میں ان میں بھائی امام الدین صاحب کی وجہ سے شامل ہوتا تھا۔ آپ رحم فرما کر معاف فرمائیں۔ یا قسط وار رقم وصول کریں۔ حضرت صاحب اس وقت گورداسپور گئے تھے جب یہ خط ملا تو حضور کو بہت رنج ہوا۔ آپ نے خواجہ صاحب سے پوچھا کہ ڈگری کا اجرا کیوں کیا گیا۔ مجھے کیوں نہ پوچھا گیا پھر فرمایا آئندہ کبھی اس ڈگری کا اجرا نہ کرایا جائے۔ فرمایا ہم کو دنیا داروں کی طرح مقدمہ بازی اور تکلیف دہی سے کچھ کام نہیں۔ انہوں نے اگر تکلیف دینے کے لئے یہ کام کیا ہے تو ہمارا یہ کام نہیں۔ فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس غرض کے لئے دنیا میں نہیں بھیجا۔"

پھر اسی وقت ایک خط مرزا نظام الدین صاحب کو لکھا۔ یہ خط مولوی یار محمد صاحب کو دیا کہ فوراً قادیان میں پہنچائیں۔ مولوی یار محمد صاحب قادیان پہنچے تو معلوم ہوا مرزا نظام الدین صاحب مسانیاں گئے ہوئے ہیں۔ مولوی یار محمد وہاں پہنچے اور خط انہیں دیا۔ خط میں حضور نے لکھا تھا کہ آپ اطمینان رکھیں۔ اس ڈگری کا آئندہ بھی اجرا نہ کیا جائے گا۔ اور اس طرح آپ نے ان رشتہ داروں کی تمام زیادتیوں اور ایذادہیوں کو معاف فرما دیا۔ گویا آپ نے اپنے آقا کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے بھائیوں سے کہہ دیا کہ لا تثریب علیکم الیوم۔

اکرام ضیف (یعنی مہمان نوازی) اور دوستوں کی دلداری

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ کثرت سے مہمان قادیان میں آئے۔ ان دنوں مہمانوں کا کھانا حضور کے گھر میں خود حضرت ام المومنین رض تیار کرتی تھیں۔ مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے قدرتی طور پر حضرت ام المومنین رض کو کچھ گھبراہٹ ہوئی۔ اس پر حضرت اقدس نے کہانی کے رنگ میں حضرت ام المومنین رض کو مہمان نوازی کا مقام سمجھانا شروع کیا۔ کہانی یوں بیان فرمائی کہ ایک شخص کو جنگل میں رات آ گئی۔ اس نے ایک درخت کے نیچے بسیرا کر دیا۔ اس وقت درخت کے اوپر ایک کبوتر اور کبوتری کا گھونسلہ تھا۔ دونوں آپس میں باتیں کرنے لگے کہ یہ شخص ہمارا مہمان ہے اس کی کیا خاطر تواضع کریں۔ نر نے کہا۔ سردی ہے بستر اس کے پاس نہیں۔ اگر ہم اپنا آشیانہ نیچے گرا دیں تاکہ یہ اس سے آگ روشن کر کے رات گزار لے۔ چنانچہ انہوں نے آشیانہ گرا دیا۔ پھر انہوں نے سوچا۔ اس کے پاس کھانا نہیں ہے آؤ ہم دونوں اپنے آپ کو نیچے گرا دیں تاکہ وہ ہمیں بھون کر کھا لے حضور کو مہمانوں کا بہت خیال رہتا تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ مہمان کا دل شیشے سے بھی زیادہ نازک ہوتا ہے یعنی اس کے احساسات کا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔

ایک دفعہ آسام سے دو غیر احمدی حضرت اقدس کو ملنے کے لئے قادیان آئے۔ اور لنگر خانہ کے پاس پہنچ کر لنگر خانہ کے خادموں سے کہا کہ ہمارا سامان نیچے اتارو اور چارپائیوں کا انتظام کرو۔ اتفاق سے لنگر خانہ کے خادموں نے ان کی طرف خاص توجہ نہ کی اور کہا کہ آپ سامان اتار دیں ہم چارپائی کا انتظام کر دیں گے۔ مہمان اس بات سے رنجیدہ خاطر ہوئے اور اسی وقت قادیان سے واپس بٹالہ روانہ ہو گئے جب حضور کو اس کا علم ہوا تو حضور نہایت جلدی ایسی حالت میں کہ جوتا بھی اچھی طرح نہ پہنا تھا۔ خود پاپیادہ ان مہمانوں کے پیچھے بٹالہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ چند خدام بھی ساتھ ہو لئے۔ حضور نے نہر پر جو کوئی دو اڑھائی میل کے فاصلہ پر تھی مہمانوں کو جا لیا اور فرمایا آپ کے واپس آ جانے سے مجھے تکلیف ہوئی ہے آپ یکہ پر سوار رہیں میں پیدل آپ کے ساتھ قادیان چلتا ہوں۔ مگر وہ احترام اور شرمندگی کی وجہ سے سوار نہ ہوئے اور پیدل آپ کے ساتھ قادیان آ گئے۔ حضور نے لنگر خانہ کے پاس پہنچ کر ان کا سامان اتارنے کیلئے خود ہاتھ بڑھایا۔ لیکن خدام نے سامان اتار دیا۔ اس کے بعد حضور ان کی دلداری کے لئے ان کے پاس بیٹھ گئے۔ کھانے کا انتظام کرایا اور جب دوسرے روز مہمان واپس جانے لگے تو حضور نے دودھ کے دو گلاس منگوا کر ان کو پلائے اور پھر بٹالہ والی نہر تک ان کو چھوڑنے کے لئے تشریف لے گئے۔

ایک دفعہ حضرت اقدس مغرب کی نماز کے بعد مسجد مبارک کی چھت پر چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے انتظار میں تھے کہ آپ نے دیکھا ایک غریب دوست میاں نظام الدین صاحب آپ سے چار پانچ آدمیوں کے بعد فاصلہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد چند معزز مہمان اور آ گئے اور میاں نظام الدین صاحب کو پرے ہٹنا پڑا۔ اس طرح کئی دفعہ ہوا یہاں تک کہ میاں نظام الدین صاحب پیچھے ہٹتے ہٹتے جوتیوں والی جگہ کے پاس پہنچ گئے۔ جب کھانا آیا تو حضور نے میاں نظام الدین صاحب کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا۔ میاں نظام الدین آؤ ہم تم دونوں اندر بیٹھ کر اکٹھے کھانا کھائیں اور یہ کہہ کر حضور میاں نظام الدین صاحب کو لے کر مسجد کی کوٹھڑی میں تشریف لے گئے اور حضور نے ان کے ساتھ ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا۔ سارے احباب میاں نظام الدین صاحب کی قسمت پر رشک کرتے رہ گئے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رض اکثر لاہور سے قادیان جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضور نے ان کو رخصت کرتے ہوئے فرمایا آپ کو سفر میں کھانے کی تکلیف ہوگی۔ میں اندر سے روٹی اور سالن لاتا ہوں وہ ساتھ لے جائیں۔ حضور جب چیزیں گھر سے لائے۔ تو روٹیاں باندھنے کے لئے کپڑے کی ضرورت پڑی۔ حضور نے اپنی پگڑی میں سے کچھ کپڑا پھاڑا اور اس میں روٹیاں باندھ دیں۔

ڈاکٹر عبداللہ صاحب نو مسلم ایک دفعہ لاہور سے حضور کو ملنے کے لئے گئے۔ بٹالہ میں رات رہے اور صبح صبح قادیان پہنچے وہ دن بھی عجیب تھا۔ خدا کا مسیح اپنے گھر کے پاس راستہ میں کھڑا تھا۔ حضور نے پوچھا۔ اس وقت کہاں سے آئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا رات بٹالہ رہا ہوں اور اب حضور کی خدمت میں سویرے چل کر حاضر ہوا ہوں۔ حضور نے فرمایا پیدل آئے ہو بہت تکلیف ہوئی ہوگی۔ اچھا بتاؤ چائے پیو گے یا لسی ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا حضور کچھ نہیں۔ حضور نے فرمایا تکلف کی ضرورت نہیں ہمارے گھر میں گائے ہے اس وقت لسی اور چائے دونوں موجود ہیں جو چاہو پی لو۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ حضور لسی پی لوں گا۔ اس پر آپ نے فرمایا چلیں مسجد مبارک میں بیٹھیں میں ابھی آتا ہوں۔ حضور اندرون خانہ تشریف لے گئے تھوڑی دیر کے بعد بیت الفکر کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صاحب کیا دیکھتے ہیں کہ حضور خود ایک کوری ہانڈی لسی کی اٹھائے تشریف لائے چپنی پر نمک تھا اور اس کے اوپر ایک گلاس حضور نے وہ ہانڈی نیچے رکھ دی اور اپنے دست مبارک سے گلاس میں لسی ڈالنے لگے۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے خود گلاس پکڑ لیا۔ لسی پی۔ پھر حضور خود وہ ہانڈی اور گلاس لے کر اندر تشریف لے گئے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ
لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا
غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا
مِنْ حَوْلِكَ ۔

(اے رسول! تو اللہ کی رحمت کی وجہ سے صحابہ کے لئے نرم دل واقع ہوا ہے اور اگر تو سخت دل اور بداخلاق ہوتا تو یہ سب لوگ تیرے گرد سے تتر بتر ہو جاتے۔) یہ نرمی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا سے حاصل کی تھی۔ حضور کی زندگی میں بے شمار واقعات ہیں جن میں حضور نے اپنے دوستوں اور محبوں سے انتہائی محبت اور نرمی کا سلوک کیا گویا حضور ان کے لئے بمنزلہ باپ تھے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ بعارضہ ذیابیطس کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رہے۔ آمین۔ (چوہدری تنویر اسلم خاں ایم اے نوتھ کینٹ)

۲۔ میرے برادر نسبتی مکرم شیخ ممتاز رسول صاحب عرصہ ایک سال سے درد گردہ میں مبتلا ہیں ڈاکٹروں کی رائے میں اپریشن ضروری ہے لہذا آپ اپریشن کی غرض سے کراچی پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے اور انہیں صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین۔
شیخ محمد اکرم نوید جنرل سٹور گولبازار ربوہ

خدا کی راہ میں بے دریغ خرچ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ برکت دے گا (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

الحمدللہ سائنس بلاک جامعہ نصرت مکمل ہو چکا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لجنہ اماء اللہ کو نصف رقم یعنی پچھتر ہزار روپے ادا کرنے کا ارشاد ہوا تھا۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے قرض لے کر جامعہ نصرت کی تعمیر کے لئے رقم فراہم کر دی۔ بہنوں کی طرف سے ابھی تک صرف ۵۹۰۰۰/- چندہ آیا ہے اور ۱۶۰۰۰/- جمع کرنا ابھی ان کے ذمہ ہے ذیل میں ان بہنوں کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے ماہ رواں میں چندہ دیا ہے۔ تین سو روپے ادا کرنے والی بہنوں کی تعداد اس وقت تک ۸۶ ہو چکی ہے اگر پچاس بہنیں اور تین تین سو روپے ادا کر دیں تو یہ ساری رقم پوری ہو سکتی ہے تمام لجنات اپنے ہاں سے ایسی خواتین کا جائزہ لے کر جو اتنی رقم کی ادائیگی کی توفیق رکھتی ہوں کو تحریک کریں اور ان کے نتیجہ جات مجھے بھجوائیں۔ اس چندہ کو جلد پورا کرنے کی کوشش ہر لجنہ اماء اللہ کو کرنی چاہیئے۔

محترمہ ناہمید صاحبہ بنت عطاء اللہ صاحب کراچی سر سید روڈ ۲-الیس-۱۴۲-پی ای سی ایچ ایس	۳۰۰-۰۰
„ وزیر بیگم صاحبہ مرحومہ بیگم قاضی محمد حنیف صاحب مرحوم منجانب ظفر جہاں بیگم عبدالحمید صاحب لاہور	۳۰۰-۰۰
„ فائزہ صادقہ صاحبہ اہلیہ عبدالرؤف خان صاحب ڈنمارک	۱۰۰-۰۰
„ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ بذریعہ میر مشتاق صاحب لاہور	۵۰-۰۰
„ نصرت آرا بیگم صاحبہ چوہدری ناصر احمد صاحب ایم ایس سی (وعدہ ۳۰۰) راولپنڈی	۲۵-۰۰
„ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم لاہور	۵۰-۰۰
„ مس منجوعہ ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ مڈل سکول لونگووال ضلع شیخوپورہ کل ادائیگی (۲۶۶-۵۰)	۶۶-۵۰
لجنہ اڈہ چھبیل ضلع لاہور	۳-۵۰
لجنہ چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال حسن پور ضلع لائل پور	۵-۰۰
لجنہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۶-۰۰
لجنہ سکھر	۵-۰۰
لجنہ عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ	۲-۰۰
حلقہ گلبرگ لاہور	۳۰-۰۰
لجنہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ	۴-۰۰
لجنہ بورے والہ ضلع ملتان	۱۸-۰۵
لجنہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری (محمد امین سیکرٹری مال)	۲-۹۵
دارالرحمت شرقی نمبر ۱ ربوہ	۲-۰۰
دارالبرکات ربوہ	۵-۰۰
دارالرحمت غربی الف ربوہ	۱۴-۰۰

انتخاب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

آئندہ سال ۵۲-۱۳۵۰ ہش (۷۳-۱۹۷۱ء) کے لئے انتخاب قائدین مجالس کے فارم انتخاب امراء / پریذیڈنٹ صاحبان کو بھجوائے جا چکے ہیں جن مجالس میں تا حال انتخاب قائد نہیں ہوا وہ فوری طور پر مقامی امیر / پریذیڈنٹ صاحب کی زیر صدارت جملہ خدام کی موجودگی میں انتخاب قائد کروا کر صدر محترم سے منظوری حاصل کریں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لیڈی لیکچرر کی ضرورت

جامعہ نصرت ربوہ میں ریاضی کی لیکچرار کے لئے ایک آسامی خالی ہے۔ درخواستیں مع مصدقہ نقول اسناد و تصدیق امیر جماعت / پریذیڈنٹ بنام پرنسپل فوری طور پر مطلوب ہیں تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق دی جائے گی۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

اعلان نکاح

عزیزم چوہدری محمد مطیع اللہ ابن بابو اکبر علی صاحب مرحوم آف اکبر منزل قادیان کا نکاح مورخہ پندرہ اکتوبر بعد از نماز جمعہ ڈاکٹر عین النعیم صاحب کی ہمشیرہ عزیزہ فہمیدہ رشید سے مبلغ ۹ ہزار روپیہ حق مہر پر ملک عبدالغنی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے مسجد نور راولپنڈی میں پڑھا۔ لڑکی میری خالہ زاد بہن ہے اور مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب مرحوم کی بیٹی ہے۔ دونوں کے والد صحابہ ہونے کے شرف سے مشرف ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ ان دو خاندانوں کے اس ملاپ کو اللہ تعالیٰ نہایت درجہ خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے آمین

(فہمیدہ لطیف سیکرٹری اصلاح و ارشاد لجنہ لاہور)

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ ۱۴ اکتوبر کو اپنے آبائی گاؤں چک کجلے ضلع لائل پور میں طویل علالت کے بعد وفات پا گئی ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نہایت صابرہ و شاکرہ اور احمدیت کی فدائی تھیں۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (محمد الدین بزاز معرفت سعید احمد صاحب دکاندار۔ نور کوٹ۔ سندھ)

(۲)

ہماری جماعت کی ایک مخلص اور پارسا خاتون عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ عمر حیات صاحب ۳ اکتوبر کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

انہیں مقامی قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(مقصود احمد ببر۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرتو ضلع شیخوپورہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد فیض رسول صاحب ایک عرصہ سے گردہ میں تکلیف سے بیمار ہیں۔ اب ۲۷ اکتوبر کو گردے کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے (اعزاز رسول ربوہ)

۲۔ خاکسار کو کمرے میں پھسل جانے سے ٹانگ میں زبردست موچ آ گئی۔ اور بائیں ٹانگ جو کہ پہلے ہی اپریشن شدہ ہے اس میں فریکچر ہو گیا ہے جس سے سخت درد ہے۔ بے چینی اور تکلیف ہے۔ ٹانگ پر چھ ہفتہ کے لئے پلاسٹر چڑھا دیا گیا ہے چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گیا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تکلیف کو دور فرمائے۔ آمین

(مسعود احمد خورشید کراچی)

۳۔ میرے دادا جان تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ تمام احمدی بہنیں اور بھائی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت والی لمبی عمر دے آمین (امۃ الحی۔ رحمان پورہ لاہور)

۴۔ خاکسار کے ماموں قتل کے ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو باعزت بری کرے آمین۔ (نثار احمد لسبرا۔ ایم۔ اے۔ محمد آباد۔ ضلع تھرپارکر سندھ)

۵۔ مکرم سید محمد محسن صاحب محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید محمد المجتبیٰ ربوہ)

۶۔ برادرم محمد ابراہیم صاحب سکھر والے کافی دنوں سے بیمار ہیں احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (شیخ محمد یوسف گول منڈی محلہ لائل پور)

۷۔ محترم چوہدری عزیز احمد صاحب دارالصدر ربوہ کا بیٹا رفیق احمد ایک عرصہ سے بیمار ہے احباب سے انکی شفائے کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (کرم بخش باورچی دارالصدر ربوہ)

خالص شہد
جنگل کے پھولوں کا خالص اور صاف ستھرا
شہد
ہمارے ہاں سے خرید فرما دیں
منیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار۔ ربوہ فون ۵۳۸

دوائی فضل الٰہی نرینہ اولاد نوّے فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے کورس ۲۰ روپے گولیاں دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ وقفِ جدید اور ناصرات الاحمدیہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

وقف جدید کا سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو جائے گا۔ یہ وہ خاص چندہ ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے جاری فرمایا ہے اور ہر بچہ سے صرف ایک اٹھنی ماہوار کا مطالبہ فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں سمجھتا ہوں کہ ایک جہت ایسی ہے جس کی طرف آپ نے ابھی تک کوئی توجہ نہیں دی اور وہ یہ ہے کہ جس طرح سات سال کی عمر میں بچوں کو نفلی نماز اس لئے پڑھائی جاتی ہے یا پڑھائی جانی چاہیئے تاکہ جب نماز بطور فرض ان پر عاید ہو تو وہ بشاشت کے ساتھ اور دلجمعی کے ساتھ اور دل لگا کے ساتھ اس نماز کو ادا کریں۔ اسیطرح بچوں کو مالی تحریکوں کی طرف بھی متوجہ کرنا چاہیئے۔" (المصابیح)

لجنہ اماء اللہ کا مالی سال ختم ہونے پر ناصرات الاحمدیہ کے وقف جدید کے چندہ کا بھی جائزہ لیا گیا یکم اکتوبر ۱۹۷۰ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۷۱ء تک پاکستان کی ۶۴ ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے صرف سات ہزار دس روپے چندہ آیا ہے۔

پہلی بات جس کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے یہ ہے کہ پاکستان میں پانچ صد سے زائد لجنات میں ہر جگہ جہاں عورتیں ہیں بچیاں بھی ہیں صرف ۶۴ مقامات سے ناصرات الاحمدیہ کے وقف جدید کے چندہ کی وصولی قابل فکر ہے۔

دوسری بات قابل فکر اور توجہ یہ ہے کہ ۷۰۱۰ روپے چندہ وقف جدید میں سے ناصرات الاحمدیہ ربوہ کا چندہ ۵۲۷۷ روپے ہے اور ناصرات الاحمدیہ لاہور کا سات سو روپے ان دو جگہ کی ناصرات کو چھوڑ کر باقی جو اسی مقامات کا چندہ ملا کر صرف ایک ہزار تینتیس روپے بنتا ہے حالانکہ ناصرات کی تعداد کے لحاظ سے یہ چندہ بہت ہی کم ہے۔ ابھی وقف جدید کا سال ختم ہونے میں دو ماہ باقی ہیں۔ ہر شہر قصبہ اور گاؤں کی لجنہ کی عہدہ داران بچیوں کا چندہ وقف جدید جمع کر کے بھجوائیں

ہمارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ نے صرف ایک اٹھنی ماہوار یا چھ روپے سالانہ فی بچہ کا مطالبہ فرمایا ہے اس مطالبہ پر سب سے پہلے لبیک کرنے والی بنیں اور کوئی شہر یا گاؤں ایسا نہ رہ جائے جہاں احمدی بچیاں تو ہوں لیکن ان کی طرف سے چندہ نہ آیا ہو۔ جن شہروں سے چندہ آیا بھی ہے وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ بڑے شہروں میں سے لجنہ اماء اللہ لائل پور گوجرانوالہ۔ راولپنڈی اسلام آباد۔ پشاور۔ ساہیوال۔ سرگودھا۔ ایبٹ آباد۔ جہلم۔ اس چندہ کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ ممکن ہے بعض ماں باپ اپنے بچوں لڑکوں اور لڑکیوں کا چندہ اکٹھا جمع کرا دیتے ہوں۔ ایسا نہ کرنے دیں۔ انہیں بتائیں کہ لڑکوں کا چندہ۔ چندہ وقف جدید اطفال میں اور لڑکیوں کا چندہ وقف جدید ناصرات میں جمع کروائیں۔

فدیۃ الصیام اور خدمت درویشاں

رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہے خوش نصیبوں کو پھر ایک مرتبہ اس بابرکت مہینہ میں ارشاد خداوندی کے تحت روزہ رکھنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ اور وہ اپنے آقا و مولیٰ کو راضی کرنے کے لئے مجاہدہ کر رہے ہیں۔

جو اصحاب بوجہ بیماری یا مسافرت سالم ماہ یا اس کا کچھ حصہ روزہ نہ رکھ سکیں ان کے لئے شریعت اسلامیہ نے یہ حکم دے رکھا ہے کہ وہ ان دنوں کی گنتی کو دوسرے ایام میں پورا کر لیں اور اگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے کشائش سے نوازا ہوا ہے تو وہ ان دنوں میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیۃ الصیام بھی دیتے رہیں اور ایسے ذی ثروت اصحاب جو روزہ رکھتے ہوئے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں تو یہ فمن تطوع خیراً فھو خیر لہ ان کے لئے مزید ثواب کا موجب ہوگا۔ ایسے اصحاب جو فدیہ کی رقم (جو ایک ماہ کے معروف کھانے کے برابر ہو) دینا چاہیں وہ ناظر خدمت درویشاں کے نام جلد بھجوا دیں تاکہ نظارت مستحق اصحاب تک بروقت پہنچا سکے۔ (ناظر خدمت درویشاں۔ ربوہ)

چین اقوام متحدہ کا رکن بن گیا

عالمی ادارے سے تائیوان کا اخراج، چین سلامتی کونسل کا مستقل ممبر بھی ہوگا

نیویارک ۲۶ر اکتوبر۔ کل عوامی جمہوریہ چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنا لیا گیا اور ساتھ ہی تائیوان کو عالمی ادارے سے نکال دیا گیا۔ جنرل اسمبلی نے یہ تاریخی قرارداد جو البانیہ نے مرتب کی تھی اور پاکستان نے پیش کی تھی پینتیس کے مقابلے میں چھہتر ووٹوں سے منظور کی۔ سترہ ملکوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

فیصلہ کے مطابق عوامی چین سلامتی کونسل کا مستقل ممبر بھی بن گیا ہے اور اسے ویٹو (حق استرداد) بھی حاصل ہوگا جو روس، امریکہ برطانیہ اور فرانس کو حاصل ہے اس قرارداد پر رائے شماری سے پہلے امریکی قرارداد پر رائے شماری کرائی گئی تھی جو ۵۵ کے مقابلہ میں ۵۹ ووٹوں کی اکثریت سے مسترد کر دی گئی امریکی قرارداد میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ تائیوان کے اخراج کو اہم مسئلہ تصور کیا جائے اور جب تک دو تہائی ارکان اس مطالبہ کی تائید نہ کریں اس وقت تک تائیوان کو اقوام متحدہ سے نہ نکالا جائے۔ جنرل اسمبلی کے ایوان میں اتنی اہم قرارداد شاید اس سے پہلے کبھی پیش نہیں ہوئیں اور دنیا میں کسی بھی مسئلہ پر اقوام متحدہ کے فیصلہ کا انتظار اتنی بے تابی سے نہیں کیا گیا۔ اجلاس سے پہلے اقوام متحدہ کے مندوبین میں بھی رائے شماری کے نتائج جاننے کے بارے میں زبردست تجسس پایا جاتا تھا۔ اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ ہر شخص عالمی ادارہ کے فیصلہ سے جلد از جلد آگاہ ہونا چاہتا ہے۔

تائیوان کے اخراج کو اہم مسئلہ قرار دینے کے بارے میں امریکی قرارداد پر سب سے پہلے رائے شماری کرائی گئی۔ اس قرارداد پر فریقین نے زیادہ سے زیادہ ملکوں کی حمایت حاصل کرنے کی زبردست کوشش کی اور اقوام متحدہ کے مبصروں کا خیال تھا کہ اس قرارداد پر یا تو برابر ووٹ پڑیں گے یا کسی فریق کو اکثریت بھی حاصل ہوئی تو اسے صرف ایک یا دو ووٹ زیادہ حاصل ہوں گے۔

جب ایوان نے یہ قرارداد ۵۵ کے مقابلے میں ۵۹ ووٹوں کی اکثریت سے مسترد کی تو چین کے حامیوں نے پرجوش نعروں اور تالیوں کی گونج میں اس فیصلہ کا خیرمقدم کیا۔ اب البانوی قرارداد پر رائے شماری ہونے والی تھی لیکن تائیوان کے وفد کے ارکان نوشتہ دیوار پڑھنے کے بعد اجلاس سے یہ کہتے ہوئے واک آؤٹ کر گئے کہ وہ اب اقوام متحدہ سے کوئی واسطہ نہیں رکھیں گے۔

تقریب رخصتانہ اور درخواست دعا !

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز عبدالکریم صاحب طارق ابن صلاح محمد صاحب مرحوم آف پونچھ حال مقیم کوپن ہیگن، ڈنمارک کی تقریب رخصتانہ ۱۷۔اکتوبر ۱۹۷۱ء کو راولپنڈی میں منعقد ہوئی۔

عزیز کا نکاح امۃ القیوم بنت حکیم محمد سعید صاحب سابق مبلغ سلسلہ کے ساتھ دو ماہ قبل ۷ ہزار روپے حق مہر پر ہو چکا تھا۔ عزیزہ امۃ القیوم مکرم بابو تاج دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سری نگر کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

(میر غلام احمد نسیم ایم اے۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے دو بچے اکثر بیمار رہتے ہیں آج کل بھی بیمار ہیں۔ نیز خاکسار بھی ۵-۶ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ محمود احمد سعید)

۲- محترم جناب میاں غلام محمد صاحب اختر کے صاحبزادے مکرم حمید اختر صاحب کے معدہ میں تکلیف ہے۔ احباب ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۰